[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمی

میسرز اسٹار وائر (انڈیا) لمیٹڈ

بنام

اسٹیٹ آف ہریانہ اور دیگر

25 ستمبر 1996

[کے رامسوامی اور ایس بی مجمدار، جسٹسز]

اراضی کے حصول کا قانون، :1894

دفعات 4(1) اور 16 — خریدار کا حصول کی کارروائی کو چیلنج کرنے کا حق — دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 1.6.1976 کو شائع ہوا — اس کے بعد اراضی استعمال ہوگئی — 3.7.1981 کو دیا گیا ایوارڈ — خریدار نے ایک عرضی دائر کر کے نوٹیفکیشن اور ایوارڈ کو چیلنج کیا ہائی کورٹ نے 21.1.1994 کو اس بنیاد پر کہ وہ حصول کی کارروائی سے واقف نہیں تھا — ہائی کورٹ نے عرضی کو خارج کر دیا — اپیل کو روک دیا، دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کے بعد زمین کے سابقہ مالک کی طرف سے پیدا کیا گیا کوئی بوجھ ریاست کو پابند نہ کریں کہ اگر اراضی کا قبضہ پہلے سے ہی حاصل کر لیا گیا ہو، ایوارڈ منظور ہونے کے بعد — درخواست گزار نے نوٹیفکیشن کے شائع ہونے کے بعد اس میں شامل جائیداد خریدی اور اس وجہ سے خریدار کا ٹائٹل باطل ہے — خریدار کو حصول کی کارروائی کو چیلنج کرنے کا کوئی حق نہیں ہے — بہت کم ایوارڈ — درخواست گزار کی طرف سے تاخیر سے عدالت سے رجوع کرنے کے علاوہ، اسے نوٹیفکیشن اور ایوارڈ کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرنے سے محروم کر دیں۔

میونسپل کارپوریشن آف گریٹر بمبئی بنام دی انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اینڈ انویسٹمنٹ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ اور دیگر جے ٹی (1986) 8 ایس سی 16؛ گرموکھ سنگھ اور دیگر بنام ریاست ہریانہ، جے ٹی (1995) 8 ایس سی 208؛ وائی این۔ گرگ بنام ریاست راجستھان، [1996] 1 ایس سی سی 284؛ سنیہ پربھا بنام ریاست یوپی [1996] 7 ایس سی سی 325 اور یو پی۔ جل نگم لکھنؤ نے اپنے چیئرمین اور دیگر بنام میسرز کالرا پراپرٹیز (پی) لمیٹڈ کے بذریعے لکھنؤ اور دیگر [1996] 1 ایس سی سی 124 پر انحصار کیا۔

اس کے بعد ریاست مدھیہ پردیش اور دوسرا بنام بھیلال بھائی اور دیگر (1964) ایس سی 1006 آیا۔

رابندر ناتھ بوس اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1970] 1 ایس سی سی 84؛ ریاست میسور اور دیگر بنام نرسمہا رام نائک، اے آئی آر (1975) ایس سی 2190؛ افلاتون اور دیگر بنام لیفٹیننٹ لیفٹیننٹ۔ دہلی کے گورنر، [1975] 4 ایس سی سی 285؛ میسر کا تلک چند موتی چند اور دیگر بنام ایچ بی۔ منشی، سیلز ٹیکس کمشنر، بمبئی اور دیگر۔ اے آئی آر (1970) ایس سی 898؛

ریاست تامل ناڈو اور دیگر وغیرہ بنام ایل کرشنا اور دیگر وغیرہ جے ٹی (1995) 8 ایس سی 1؛ امپرووومنٹ ٹرسٹ، فرید کوٹ اور دیگر بنام جگجیت سنگھ اور دیگر [1987] ضمیمہ ایس سی سی 608؛ ریاست پنجاب اور دیگر بنام ہری اوم کو آپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی لمیٹڈ امرتسر، [1987] ضمیمہ ایس سی سی 687؛ مارکیٹ کمیٹی، ہوڈل بنام کرشن مراری اور دیگر جے ٹی (1995) 8 ایس سی 494 اور ریاست ہریانہ بنام دیوان سنگھ، [1996] 7 ایس سی سی 394، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 20489۔

1996 کے ایل پی اے نمبر 437 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 25.4.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے پی پی راؤ، ایس جنانی، کے ایل گپتا اور آر سی نا گیا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

یہ خصوصی اجازت کی درخواست پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 25 اپریل 1996 کو ایل پی اے نمبر 437 / 96 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کی دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن [مختصر طور پر، ایکٹ] یکم جون 1976 کو شائع کیا گیا تھا۔ ایکٹ کے دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 16 فروری 1977 کو شائع کیا گیا تھا۔ یہ ایوارڈ 3 جولائی 1981 کو منظور کیا گیا تھا۔ اس کے بعد حوالہ بھی حتمی ہو جاتا ہے۔ درخواست گزار نے نوٹیفکیشن، اعلان اور ایوارڈ کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے چیلنج کیا ہے۔ اس کا دعوی ہے کہ یہ ایوارڈ 21 جنوری 1994 کو عرضی درخوست دائر کرنے میں درخواست گزار کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتا ہے۔ عدالت عالیہ نے لاچز کی بنیاد پر رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا ہے۔

درخواست گزار کے فاضل وکیل شری پی پی راؤ کا کہنا ہے کہ درخواست گزار کو حصول کی کارروائی کا کوئی قابل نہیں تھا۔ جیسے ہی اسے حصول کے بارے میں پتہ چلا، اس نے حصول کی بنائے نالش جواز کو چیلنج کیا تھا اور اس لیے وہ درخواست گزار کو کارروائی کا سبب پیش کرتا ہے۔ انہوں نے مزید دعوی کیا کہ عرضی درخوست کو لاچز کی بنیاد پر خارج نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن اس پر میرٹ پر غور کرنے کی ضرورت تھی۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کے بعد زمین کے سابق مالک کی طرف سے پیدا کیا گیا کوئی بھی بوجھ ریاست کو پابند نہیں کرتا ہے اگر ایوارڈ منظور ہونے کے بعد زمین کا قبضہ پہلے ہی لے لیا گیا ہے۔ یہ زمین دفعہ 16 کے تحت ریاست میں تمام رکاوٹوں سے پاک تھی۔ گرمو کھ سنگھ اور دیگر بنام ریاست ہریانہ، جے ٹی (1995) 8 ایس سی 208 میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ اس کے بعد کا خریدار نوٹیفکیشن کی اشاعت نہ ہونے کی بنیاد پر حصول کی کارروائی کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ وائی این گرگ بنام ریاست راجستھان، [1996] 1 ایس سی سی 284 اور سنیہ پربھا بنام ریاست یوپی [1996] 7 ایس سی سی 325 میں، اس عدالت نے علیحدگی کا فیصلہ کیا تھا۔ 1 دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن کی

اشاعت کے بعد زمین کے سابق مالک کی طرف سے، ریاستی حکومت یا اس مستفید کو پابند نہ کریں جس کے فائدے کے لیے زمین حاصل کی گئی تھی۔خریدار کوئی درست لقب حاصل نہیں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خریدار کی طرف سے دعوی تھا۔ فائدہ اٹھانے والا اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے پاس مکمل ملکیت ہو جو مشکلات سے پاک ہو۔ یو پی جل نگم، لکھنؤ میں اپنے چیئرمین دیگر اور بنام میسرز کالرا پراپرٹیز (پی) لمیٹڈ لکھنؤ اور دیگر [1996] 1 ایس سی سی 124 کے بذریعے، اس عدالت نے مزید فیصلہ دیا تھا کہ جائیداد کا خریدار، دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن شائع ہونے کے بعد، دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت سے پہلے نوٹیفکیشن کی صداقت یا زمین پر قبضہ کرنے میں بے ضابطگی کو چیلنج کرنے کے حق سے محروم ہے۔ جہاں تک عدالت سے رجوع کرنے میں حائلیوں کا تعلق ہے، یہ عدالت مسلسل ریاست مدھیہ پردیش دیگر بنام بھیلال بھائی اور دیگر اے آئی آر (1964) ایس سی 1006 سے شروع ہونے والے نقطہ نظر کو لے رہی ہے جس میں ایک آئینی بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ عالمگیر اطلاق کا قاعدہ مرتب کرنا یا تو مطلوب یا مطلوب نہیں ہے لیکن غیر معقول تاخیر درخواست گزار کو مانڈمس، سرٹیریری یا کسی اور رعایت کے صوابدیدی غیر معمولی علاج سے انکار کرتی ہے۔ رابندر ناتھ بوس اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1970] 1 ایس سی سی 84 عدالت عالیہ میسور اور دیگر بنام نرسمہارام نائک، اے آئی آر (1975) ایس سی 2190 افلاتون اور ایک اور بنام دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر [1975] 4 ایس سی سی 288 میسر کے تلک چند موتی چند اور دیگر بنام ایچ بی منشی، سیلز ٹیکس کمشنر، بمبئی اور دیگر اور اے آئی آر (1970) ایس سی 898 عدالت عالیہ تامل ناڈو اور دیگر وغیرہ بنام ایل کرشنن اور دیگر وغیرہ (1995) 8 ایس سی 1 امپرووومنٹ ٹرسٹ، فرید کوٹ اور دیگر بنام جگجیت سنگھ اور دیگر [1987] ضمیمہ ایس سی سی 608 اس عدالت نے میونسپل کارپوریشن آف گریٹ بمبئی بنام دی انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اینڈ انویسٹمنٹ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ اور دیگر (1996) 8 ایس سی 16 کے تازہ ترین فیصلے میں پورے کیس کے قانون کا جائزہ لیا اور کہا کہ جو شخص عدالت سے دیر سے رجوع کرے گا اسے بتایا جائے گا کہ وہ دفعہ 4 (1)، دفعہ 6 کے تحت اعلان اور دفعہ 11 کے تحت کلکٹر کے ایوارڈ کے تحت نوٹیفکیشن کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھانے کے لیے عدالت دروازے بند کر دیتا ہے۔

اس معاملے میں، تسلیم شدہ طور پر، درخواست گزار نے دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن کے تحت آنے والی جائیداد کو اس کے شائع ہونے کے بعد خریدا ہے اور اس لیے مالکانہ حق کا لقب ہے۔ اسے حصول کی کارروائی کو چیلنج کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، ایوارڈ سے بہت کم۔ عدالت عالیہ کے دو نفری بنچ نے درخواست گزار کے دعوے کو مسترد کرنے کے لیے مقدمہ قانون کا مکمل جائزہ لیا ہے۔ ہمیں عدالت عالیہ کے فیصلے میں مداخلت کی کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

آر۔ پی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this
document